Oliver Twist

Charles Dickens

آلیور ٹوئسٹ

چارلس ڈکنز

سید عرفان علی

اولیور ٹوئسٹ

چارلس ڈکنز

تاریخ ساز ادب کا سفر چارلس ڈکنز پر پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	Major Periods	Highlights
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.
	Originally published: 1838 اولیور ٹوئسٹ چارلس ڈکنز	
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

انگریزی ادب کی تاریخ
تمام بھترین کتب کے تراجم
آلیور ٹوئسٹ

ایک بوڑھی عورت اور ڈاکٹر ایک عورت کے قریب موجود تھے۔

وہ عورت خوبصورت تھی مگر حالت بے حد خراب- اس کے بچہ پیدا ہوا، عورت نے بچے کی آواز سنی اپنے بچے کو پیار کیا اور دنیا سے رخصت ہوگئ- ڈاکٹر نے افسوس سے کہا "غریب عورت تھی، ہاتھ میں شادی کی انگوٹھی بھی نہیں ہے- کپڑے اور جوتے بھی پھٹے پرانے ہیں"-

وہ بچہ رو رہا تھا۔ اب یتیم خانہ اس کا گھر تھا کیونکہ نہ اس کا باپ تھا نہ ماں- ایک بہت مشکل زندگی اس کا انتظار کر رہی تھی- بچے کا نام آلیور ٹوئسٹ رکھ دیا گیا- آلیور ٹوئسٹ کے ساتھ دوسرے لڑکے بھی تھے- سب ہی بے حد کمزور- وجہ خوراک کی کمی۔ انہیں کھانے کو بہت ہی کم دیا جاتا- ایک عورت مسز مین انکی دیکھ بھال کرتی۔ بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ صرف اپنی دیکھ بھال کرتی اور بچوں کا کھانا خود ہی کھا جاتی- انہیں مار مار کر ڈراتی اور کمرے میں بند کر دیتی۔

آلیور ٹوئسٹ نو سال کا ہوا تو چند دوسرے بچوں کے ساتھ وہ بھی کمرے میں سزا کے طور پر بند تھا- اسی وقت مسٹر بمبل وہاں آ گئے۔ مسز مین نے جلدی سے بچوں کو کمرے سے نکالا اور مسٹر بمبل کا استقبال کیا۔ جنہیں غصہ تھا کہ دروازہ دیر سے کیوں کھولا۔ گرجے سے آپ کو امداد ملتی ہے اور اس کے افسران کو باہر کھڑے ہو کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ تنخواہ بھی آپ ہم سے ہی لیتی ہیں۔ وہ بولی میں تو دراصل بچوں کو بتانے گئی تھی کہ جناب آئے ہیں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ بمبل نے بات جاری رکھی، "آلیور ٹوئسٹ نامی لڑکا آج نو سال کا ہو گیا ہے۔ نہ اس کے باپ کا علم ہو سکا نہ ماں کا کہ وہ کون تھی۔ اب نو سال کی عمر میں وہ میرے ساتھ یتیم خانے جا کر رہے گا"۔ آلیور ٹوئسٹ کو بلایا گیا جس نے جھک کر سلام کیا۔ میرے ساتھ چلو گے۔ آلیور خوش ہو گیا۔ مگر مسز مین کے خوف سے آنکھوں میں آنسو لایا۔ مسز مین نے اسے مصنوعی انداز میں پیار کیا۔

آلیور کو بہت سے آدمیوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ جنھوں نے کہا کہ تم یتیم ہو، غریب اور مفلس ہو۔ ہم تمہیں کھانا دیتے ہیں تو ہمارے لئے دعائیں کیا کرو۔ اسی دوران مسٹر بمبل نے پیٹھ پر چھڑی ماری۔

آلیور کی ان صحت مند اور موٹے تازے آدمیوں کے سامنے حالت خراب ہو رہی تھی۔ جان چھوٹی تو شکر ادا کیا اور پتھر کے بینچ پر جا

برداشت سے باہر تھی۔ چھوٹے بچے پہلے ہی اس سے ڈرے ہوئے تھے۔ اوپر سے اس نے کہہ دیا کہ اگر اسے کھانا نہ ملا تو وہ چھوٹے بچے کو کھا جائے گا۔ سب نے فیصلہ کیا کہ آلیور مزید کھانا مانگے گا۔ ڈرتے ڈرتے آلیور نے ہمت کی اور کہہ دیا "مجھے تھوڑا سا اور کھانا دے دیں"۔ بس پھر کیا تھا۔ سب ملازم پریشان ہو گئے۔ مسٹر بمبل کو میٹنگ چھوڑ کر وہاں آنا پڑا۔ میٹنگ میں بھی سب پریشان ہو چکے تھے۔

"آلیور ٹوئسٹ مزید کھانا مانگتا ہے"۔ "بڑا ہو کر ضرور یہ مجرم بنے گا"۔

آلیور کو قید کر دیا گیا۔ اور پھر اس شخص کو پانچ پاؤنڈ کی رقم دینے کا اعلان کر دیا گیا جو آلیور ٹوئسٹ کو وہاں سے لے جائے گا اور اس سے کام کروائے گا۔ ایک ہفتے تک کسی نے اشتہار کا جواب نہ دیا۔ اس دوران اسے کمرے میں بند رکھا جاتا۔ باہر نکالا بھی جاتا تو دوسرے بچوں کے سامنے لا کر ذلیل کیا جاتا، مارا پیٹا جاتا تاکہ دوسرے بچے سبق حاصل کر لیں۔

ایک شخص جو لوگوں کی چمنیاں صاف کرتا تھا اس نے آلیور کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے اس کام میں بہت سے بچے پہلے ہی مر چکے تھے۔ یتیم خانے کے افسران نے کہا پانچ پاؤنڈ نہیں کم رقم دیں گے اور آلیور کو دینے پر رضامند ہو گئے۔ عدالت میں پیش کیا گیا تو آلیور کی حالت خراب ہو گئی۔ سب کی خواہش تھی کہ آلیور کو چمنیاں صاف کرنے کے کام پر لگوا دیا جائے، اس آدمی کو دے دیا جائے۔ مگر عدالت نے آلیور کی خراب حالت پر رحم کیا اور اجازت نہ دی۔ اب نئے مالک کا انتظار تھا۔ مسٹر ساور بیری Mr. Sowerberry کفن دفن کا انتظام کرتے تھے۔ تابوت بھی بناتے تھے۔ انہوں نے اور ان کی بیوی نے اب آلیور ٹوئسٹ سے کام لینا تھا۔

کتے کا جو کھانا بچ جاتا وہ آلیور کو دے دیا جاتا۔ اسے ہڈیوں کے ڈھانچے کے نام سے پکارا جاتا اور تابوتوں کے درمیان سونا پڑتا۔ جہاں تمام رات وہ خوفزدہ رہتا کہ ابھی ان تابوتوں سے مردے باہر نکل کر اس کو پکڑ لیں گے۔ مگر غریب یتیم تو پہلے ہی تکالیف برداشت کرنے کا عادی تھا۔ روتا بھی تو کون تسلی دیتا۔ دنیا میں محبت کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ نہ کبھی کسی نے محبت سے بات کی۔

نوحا نامی لڑکے نے زور زور سے دروازہ بجایا۔ غصے سے بولا، تم میرے ملازم ہو، تمہیں علم نہیں ؟۔ نیچے اس Noah Claypole صبح دونوں غریب یتیم آلیور پر ہنس رہے تھے۔ نوحا اگرچہ Noah Claypole کے لئے شاندار کھانا تیار تھا۔ مالک کی لڑکی شارلٹ اور

اسی دوران ایک جنازے کا پیغام آیا۔ آلیور اور ساور بیری وہاں گئے۔ انتہائی غریب گھر۔ یہ گھر بھکاری کا تھا۔ جسے بھیک مانگنے کے الزام میں جیل بھیج دیا گیا۔ اور پیچھے اس کی بیوی خوراک نہ ملنے کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئی، اور اب مر چکی تھی۔ بھکاری غمزدہ تھا۔ مجھے قید نہ کیا جاتا تو یہ بھوک سے نہ مرتی۔ اسے دفنا دیا گیا۔ آلیور نے خود بھی غم دیکھے تھے۔ مگر یہ دکھ درد دیکھ کر بہت اداس ہو چکا تھا۔ مسٹر ساور بیری، الیور کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے لگا۔ مگر نوحا اور شارلٹ اس کے دشمن بن چکے تھے۔

ایک دن نوحا نے آلیور سے اس کی ماں کے بارے میں مذاق کیا کہ وہ غریب اور آوارہ عورت تھی۔ پہلے آلیور نے منع کیا۔ جب باز نہ آیا تو یہ نہ دیکھا کہ وہ عمر اور صحت میں بڑا ہے۔ اس سے لڑ پڑا اور اسے مارا۔ نوحا چیخنے لگا "بچاؤ بچاؤ، یہ مجھے قتل کر دے گا، یہ پاگل ہو چکا ہے"۔ شارٹ اور مسز ساور بیری بھاگتے ہوئے آئے اور تینوں نے آلیور کو بہت مارا۔ کمرے میں بند کر دیا اور مسٹر بمبل کو بلا لائے۔ اب آلیور ان سے بھی خوفزدہ نہ تھا۔ اسے مار پڑ رہی تھی، برداشت کرتا رہا، روتا رہا اور کہتا رہا "میری امی کے خلاف ایک لفظ نہ بولنا، برداشت نہیں کروں گا"۔

اسے کمرے میں بند کر دیا گیا۔ بھوکا پیاسا بیٹھا رہا۔ باہر مسز ساور بیری، شارلٹ اور نوحا آتے اور اس کی ماں کو برا بھلا کہتے۔ وہ سنتا رہا کچھ نہ بولا۔ خدا سے دعا کی تو اپنے اندر ہمت محسوس کی۔ پوری رات جاگتا رہا اور صبح کے وقت چپکے سے گھر سے چلا گیا۔ یتیم خانے کے باہر سے گزرا تو دوست Little Dick نظر آیا۔ دونوں دوست خوش ہو کر ملے۔ اسے بتایا کہ کس طرح ظلم کیا گیا۔ Little Dick نے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ وہ جلد ہی مر جائے گا۔ Little Dick نے آلیور کو بہت دعائیں دیں۔ یتیم اور لاوارث آلیور کو زندگی میں پہلی مرتبہ کسی نے دعائیں دیں۔ عجیب خوبصورت احساس تھا جو زندگی بھر اس کے ساتھ رہا کہ اسے کسی نے دعا دی تھی۔ اگرچہ دعائیں دینے والا ایک غریب اور کمزور بچہ ہی تھا۔

دوبارہ سفر شروع کیا۔ لندن پچھتر میل دور تھا۔ بھوکا پیاسا سفر کرتا رہا۔ اتنا تھک جاتا کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ رات آتی تو سو جاتا۔ سردی کی رات میں کانپتا رہتا۔ صبح سفر شروع کر دیتا۔ لوگ برا بھلا کہہ کر بھگا دیتے۔ بھیک مانگنا منع تھا۔

تھاJack Dawkins کئی دن بعد تھکا ہارا شہر پہنچا۔ وہاں ایک بد شکل لمبا لڑکا بہت لمبے کورٹ میں ملا۔ اس نے کھانا کھلایا۔ اس کا نام اس لئے کہ Dodger اس لیے کہا جاتا کہ جو بھی چاہتا چالاکی سے حاصل کر لیتا۔ اور Artful بھی کہتے تھے۔ Artful Dodger جسے یہ لوگوں کو دھوکہ دے کر ہمیشہ بچ کر نکل جاتا تھا۔ خراب حال اور گندی گلیوں سے گزرتے ہوئے ایک گھر میں پہنچے جس کی حالت

صبح اٹھا تو بوڑھا فیگن سمجھا آلیور سو رہا ہے۔ زمین سے ایک چھوٹا بکسا نکالا۔ سونے کی گھڑیاں اور دوسرے ہیرے اس سے نکال کر غور سے دیکھتا رہا۔ آلیور کی طرف دیکھا تو پتہ چل گیا کہ وہ جاگ رہا ہے۔ غصے سے بولا کچھ دیکھا تو نہیں۔ آلیور نے خوفزدہ ہو کر کہا، نہیں میں تو ابھی ابھی جاگا ہوں۔ فیگن بولا، اچھے لڑکے۔ میں نے کچھ چیزیں بڑھاپے کے لیے رکھی ہیں۔ آلیور نے کھانا کھایا۔ پھر ڈاجر کے ساتھ ایک اور لڑکا وہاں آیاCharley Bates چارلی بیٹس۔ وہ مختلف قیمتی چیزیں اور رومال لائے تھے جو بوڑھے آدمی کو دے دیں۔ پھر انہوں نے کھیل کھیلنا شروع کیا۔ بوڑھا آدمی چلتا دونوں لڑکے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی جیب سے رومال نکال لیتے۔ کمال سے یہ کام کرتے جو آلیور کو بے حد دلچسپ لگا۔ Bet اور نینسی نامی دو لڑکیاں جن کے کپڑے پرانے مگر وہ خود خوبصورت تھیں وہاں آئیں۔ بوڑھے نے آلیور سے کہا، یہاں آؤ میری جیب سے خاموشی سے رومال نکالو۔ تمہارے سب دوست بھی یہی کام کرنے گئے ہیں۔ ڈاجر خوب کام کرتا ہے۔ تم بھی اس کی طرح نام کما سکتے ہو۔ آلیور کی سمجھ میں یہ تو نہ آیا کہ رومال کیوں نکالے جاتے ہیں، مگر دل میں سوچا یہ بزرگ آدمی ہیں انہیں زیادہ بہتر علم ہو گا کہ یہ کام کیوں کر رہے ہیں۔

دن گزرتے رہے۔ پھر ایک روز چارلی اور ڈاجر کے ساتھ باہر گیا۔ کتابوں کی دکان پر ایک پڑھے لکھے نیک انسان کتاب اٹھا کر مطالعہ کر رہے تھے۔ وہ کتاب پڑھنے میں گم تھے کہ ڈاجر نے چپکے سے ان کی جیب سے چیزیں نکال لیں اور دونوں لڑکے خاموشی سے غائب ہو گئے۔ آلیور دور کھڑا حیران ہو کر دیکھ رہا تھا۔ سمجھ چکا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ پھر گھبرا کر بھاگا۔ کتاب پڑھتے ہوئے صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہو گیا کہ جیب صاف ہو چکی ہے۔ آلیور کو بھاگتے ہوئے دیکھا تو چیخے، "پکڑو پکڑو، وہ چور ہے"۔ چارلی اور ڈاجر بھی اب چور چور کی آوازیں نکالتے ہوئے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھاگ رہے تھے

"چور چور، پکڑو پکڑو، یہی چور ہے، مارو گرآؤ، پکڑا گیا، پکڑا گیا"۔

پہلے لوگوں نے مارا پھر پولیس نے ذلیل کیا اور آخر میں جج کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ آلیور کی حالت بے حد خراب تھی۔

جج نے غصے سے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے"۔

کمزور سی آواز میں بولا، "پانی دے دو، پیاسا ہوں" اور بے ہوش ہو گیا۔

جج بولا، چالاک ہے، ہوشیاری دکھاتا ہے یہ۔ تین ماہ کے لیے جیل بھیجا جاتا ہے۔

اسی وقت ایک اچھے کپڑوں میں ملبوس آدمی تیزی سے اندر آیا۔ کہا، رکیں۔ یہ چور نہیں ہے۔ میں نے دیکھا تھا۔ وہ دو لڑکے تھے۔

جس کمرے میں آلیور موجود تھا وہاں ایک عورت کی تصویر لگی تھی۔ اس کا چہرہ آلیور سے بہت ملتا جلتا تھا۔ آلیور تندرست ہوا تو وہ بھی عورت کی تصویر کو غور سے دیکھتا۔ مگر یہ کوئی نہ بتا سکا کہ یہ عورت کون ہے۔

دوسری طرف چارلی اور ڈاجر اپنے استاد Fagin کے پاس پہنچے۔ بتایا کہ آلیور پکڑا گیا ہے تو وہ سخت غصے میں آ گیا۔ نینسی کو کہا اچھے کپڑے پہن کر جاؤ اور کہو آلیور میرا بھائی گم ہو گیا ہے۔ لوگ ترس کھا کر بتا دیں گے وہ کہاں ہے، تو اسے واپس زبردستی لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا اور آلیور کی تلاش میں روانہ ہو گئی۔

اب آلیور، مسٹر براون لو کے پاس تھا۔ جو نیک انسان تھے۔ آلیور کو سمجھایا کہ اس نے کبھی غلط حرکت نہیں کرنی۔ ہمیشہ لوگوں نے انہیں دھوکے دیے مگر آلیور نے ایسا نہیں کرنا۔ آلیور نے اپنی تمام کہانی انہیں سنائی۔ Mr. Grimwig جو ان کے دوست تھے آئے۔ انہیں آلیور اچھا نہیں لگا۔ مسٹر براؤن آلیور کو نیک کہہ رہے تھے جبکہ Mr. Grimwig آلیور کو برا خیال کر رہے تھے۔ مسٹر براؤن اور Mr. Grimwig بیٹھے تھے۔ کتابوں کی دکان میں پیسے بھجوانے تھے۔ مسٹر براؤن نے پانچ پاؤنڈ آلیور کو دیے کہ دکاندار کو دے آئے۔ وہ چلا گیا تو Mr. Grimwig نے کہا اب یہ لڑکا کبھی واپس نہیں آئے گا۔ مسٹر براؤن نے کہا ضرور آئے گا۔ وقت گزرتا رہا اور وہ لڑکا واپس نہ آیا۔ دراصل نینسی نے آلیور کو دیکھ لیا تھا۔ اس کے قریب گئی "میرا بھائی، میرا ناراض بھائی، گھر چلو، ماں انتظار کر رہی ہے"۔ آلیور اس سے جان بچا رہا تھا مگر وہ اسے پکڑے ہوئے تھی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کہنے لگے لڑکے اپنی بہن کے ساتھ جاؤ۔

Bill Sikes جو نینسی کا ساتھی تھا اپنے کتے کے ساتھ وہاں آیا۔ سختی سے آلیور کو پکڑا۔ گھر سے بھاگتا ہے، بدمعاش۔ اپنی بہن کے ساتھ جانے سے منع کرتا ہے، انکار کرتا ہے۔ اس سے کتابیں چھین لیں اور گھسیٹتا ہوا ساتھ لے گیا۔ آلیور کتے سے خوفزدہ تھا اور معلوم تھا کہ اگر بھاگے گا تو کتا اس کا حال خراب کر دے گا۔

حکم مانوں گا، مگر یہ روپے اور کتابیں واپس بھجوا دو، میں چور نہیں ہوں، وہ سمجھیں گے میں ان کے پیسے لے کر بھاگ گیا"۔

وہ ہنستے رہے مذاق اڑاتے رہے۔ وہ تو بہت دنوں سے آلیور کے ٹھکانے کو جانتے تھے اور اس کو پکڑنے کی فکر میں تھے اور بالآخر اسے پکڑ ہی لیا۔ فیگن نے اسے کہا کہ اگر وہ لوگ اس کی مدد نہ کرتے تو وہ مر چکا ہوتا۔ وہ ناشکرا ہے، احسان فراموش ہے۔ اور اگر اچھی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو چوریاں کرے۔ وہاں سب ہی چور تھے اور کہا کہ آلیور کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ چوریاں کرو، امیر بنو، آرام سے زندگی بسر کرو، عیاشی کے ساتھ۔ اور اگر چوری نہ بھی کرنا چاہو تو کرنی تو پڑے گی۔ یہاں سے کوئی واپس نہیں جا سکتا۔ فیگن نے بھی آلیور کو چور بنانے کے لیے اس کے دل و دماغ کی تربیت شروع کر دی۔ وہ ایک گھر میں ڈاکہ ڈالنے کا پروگرام بنا رہا تھا۔ اور اس گھر کے ملازمین کو ساتھ ملانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

اب گھر کے اندر ایک روشندان کے ذریعے داخل ہونے کا ارادہ ہو رہا تھا۔ اور اس کام کے لئے چھوٹا آلیور بہترین تھا جو اس وقت ڈر، دکھ، تکلیف کی وجہ سے پریشان حال سو رہا تھا۔ جاگا تو نینسی، بل سائکس کے گھر لے گئی۔ اس نے پستول سے ڈرایا کہ اگر غلط حرکت کی تو مار دوں گا۔ آلیور کو لے کر ایک مکان تک پہنچ گئے۔ آلیور ڈر چکا تھا خوفزدہ ہو چکا تھا۔ اگر کام نہیں کرو گے تو مارے جاؤ گے۔ روشن دان سے ہم اندر اتاریں گے۔ گھر کا دروازہ کھولو۔ ہم اندر آجائیں گے۔ تمہارا کام ختم، ہمارا شروع۔ آلیور کو اوپر کر کے روشندان سے اندر اتار دیا گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اندر بھاگ جائے گا مگر پستول کا رخ اس کی طرف تھا۔ تھوڑا شور ہوا، گھر والے جاگے اور آلیور پر بندوق چلا دی۔ اسے واپس کھینچ کر سب بھاگے۔ علاقے کے لوگ کتوں کے ساتھ پیچھا کر رہے تھے۔ زخمی آلیور کو ایک گڑھے میں پھینک کر وہ اپنی جان بچا کر بھاگ گئے۔ گھر پہنچے تو انہیں افسوس تھا کہ ایک ساتھی جو اچھا چور بن سکتا تھا اب ان کے ساتھ نہیں۔ آلیور گڑھے میں تمام رات بے ہوش پڑا رہا۔ صبح جاگا۔ سخت تکلیف میں مدد کے لیے پکارا۔ کوئی نہ آیا تو چلنا شروع کیا۔ جہاں کل ڈاکہ ڈالنے آیا تھا اسی گھر میں داخل ہوا اور بے ہوش ہو گیا۔ ملازموں نے دیکھا، چیخے، "چور لڑکے کو پکڑ لیا، یہی چوری کرنے آیا تھا۔ میری

گولی سے زخمی ہوا"۔ ایک خوبصورت لڑکی نے ہمدردی سے آلیور کو دیکھا اور ملازم کو چپ کروایا۔ ڈاکٹر اور پولیس کو وہاں لانے کا حکم

وہاں موجود ہمدرد خواتین کو آلیور پر ترس آرہا تھا۔ مدد کا فیصلہ کیا۔ اور جب پولیس نے آکر بیان لیا تو سب نے کہا کہ آلیور چور نہیں ہے۔ بیماری کی حالت میں کئی روز گزر گئے۔ پھر بالآخر آلیور صحتمند ہو گیا۔

مس روز اور مسز میلی کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ اچھے صاف ستھرے کمرے میں رہتا۔ پڑھائی کرتا۔ اپنے پرانے محسن کو تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر گیا تا کہ انہیں بتائے کہ ان کے پانچ ڈالر کے نوٹ اور کتابوں کے ساتھ کیا ہوا۔ مگر وہ ملک سے باہر جا چکے تھے۔

مس روز کی صحت خراب ہوئی تو مسٹر ہیری نامی لڑکے بھی وہاں آ گئے جو مس روز کو پسند کرتے تھے۔ ایک روز آلیور نے کمرے کی کھڑکی کے باہر فیگن بوڑھے کی آواز سنی۔ وہ چور اسے تلاش کرتے ہوئے وہاں تک آ چکے تھے۔ آلیور نے شور مچایا، لوگ جمع ہوئے تو وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ ایک شخص جس کا نام Monks تھا وہ بھی آلیور میں دلچسپی لے رہا تھا۔ یہ بھی فیگن کا ساتھی تھا اور منہ میں سرخ رنگ کا بڑا سا نشان جو بہت نمایاں دکھائی دیتا تھا۔ فیگن اس سے ملنے گیا تو نینسی نے چھپ کر انکی باتیں سنیں، جو اب آلیور کو بچانا چاہتی تھی، اس سے ہمدردی رکھتی تھی۔

جب آلیور کم عمر تھا یتیم خانے میں رہتا تھا تو مسٹر بمبل وہاں کے مالک تھے۔ اب انہوں نے اسی جگہ کی ایک عورت سے شادی کر لی تھی۔ مگر وہ فرماں بردار عورت اب بیوی بن کر ان کی ایک بات نہ مانتی بلکہ الٹا بھاری ہاتھ رسید کر کے کٹائی بھی کرتی۔ یتیم خانے کے سب ملازم ہنستے اور مسٹر بمبل شرمندہ ہوتے۔

یہی وہ مسٹر بمبل تھے جن سے مونکس نے ملاقات کی۔ اور پوچھا کہ آلیور کی پیدائش کے وقت جو بوڑھی عورت آلیور کی ماں کے پاس تھی وہ کہاں ہے۔ بتایا کہ وہ مر گئی ہے۔ لیکن پھر مسٹر بمبل نے اس سے رقم لی اور کہا کہ میری بیوی کو اس عورت نے مرتے وقت کچھ بتایا تھا۔ دوسرے دن مسٹر بمبل اور ان کی بیوی مونکس سے ملے، رقم لی اور ایک لاکٹ جو آلیور کی ماں نے مرتے ہوئے عورت کو دیا تھا وہ اسے دے دیا۔ جس میں چند بال اور شادی کی انگوٹھی تھی، جس میں لکھا تھا "ایگنس"۔

مونکس نے لاکٹ دریا میں پھینک دیا۔ تا کہ اس کا نام و نشان مٹ جائے۔

کچھ دن بعد وہ فیگن سے ملنے آیا تو نینسی نے چھپ کر ان کی باتیں سن لیں۔ وہ خوفزدہ ہو گئی کیونکہ وہ آلیور کے خلاف منصوبہ بنا رہے

لوگوں کو علم ہو چکا ہے کہ آلیور آپ کے پاس ہے۔ اب ہر صورت میں وہ اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ دوبارہ اسے اپنے ساتھ ملا لیں۔ آپ کے گھر کے بارے میں وہ گفتگو کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آلیور کی ماں کی آخری نشانی لاکٹ دریا میں پھینک دیا ہے۔ اور آلیور کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اسے قتل بھی کر سکتا تھا مگر اس طرح خود بھی پھنس سکتا تھا۔ آلیور ان کی نظروں میں ہے۔ وہ خراب آدمی کہہ رہا تھا "اگر وہ میرا بھائی پیدا ہی نہ ہوتا تو میں سکون میں ہوتا"۔ یعنی آلیور اس کا بھائی ہے۔ میں واپس جاتی ہوں۔ اگر انھیں شک ہو گیا کہ میں یہاں آئی تھی تو وہ مجھے مار ڈالیں گے۔

مس روز پریشان ہو چکی تھی۔ تم ان خراب لوگوں کے پاس واپس نہ جاؤ۔ میں تمہاری حفاظت کروں گی۔ نینسی نے جواب دیا، نہیں۔ کاش آپ مجھے بہت پہلے مل جاتیں۔ جب میں گناہوں کی دلدل میں پڑی نہیں تھی۔ اب میں جس مرد کے ساتھ گناہوں میں شریک ہوں اس سے جدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ میں شاید اس کے ہاتھوں ماری جاؤں۔ مگر اس سے جدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ آپ آلیور کی حفاظت کریں اور اگر میری ضرورت ہو تو اتوار کی رات لندن برج پر موجود ہوں گی۔ نینسی چلی گئی۔ جاتے ہوئے درخواست کی کہ آلیور بہت اچھا بچہ ہے۔ اس کو کسی بھی صورت بچا لیں۔

اچھی روز پریشان تھی آلیور کو بچانا ہے، مگر کس طرح۔ آنٹی سے مدد لوں؟۔ نہیں وہ بوڑھی خاتون ہیں۔ ڈر جائیں گی۔ ہیری سے مدد لوں؟۔ وہ سوچتی رہی مگر خط نہ لکھ سکی۔

اب آلیور کو اکیلے باہر نہ بھیجا جاتا۔ ایک روز وہ واپس آیا تو خوشی سے چیخا۔ میں نے مسٹر براؤن لو کو دیکھا ہے۔ ان کے گھر کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ مجھے ان کے پاس لے کر جائیں۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں میں چور نہیں ہوں۔ مس روز نے سوچا وہ عقلمند اور ہمدرد انسان ہیں۔ کوئی اچھا مشورہ ضرور دیں گے۔ آلیور کو ان کے پاس لے گئی۔ پہلے انہوں نے آلیور کے لئے برا بھلا کہا۔ مگر جب روز نے بتایا کہ آلیور کو برے لوگ زبردستی پکڑ کر ساتھ لے گئے تھے اور وہ نیک اور شریف لڑکا ہے تو مسٹر براؤن بہت خوش ہوئے۔ وہ تو خود بھی یہی سننا چاہتے تھے۔ آلیور کو بہت پیار کیا۔ روز نے جب بتایا کہ آلیور مشکل میں ہے تو فیصلہ کیا گیا کہ لندن برج اتوار کی رات کو جائیں گے۔ وہاں پر نینسی سے مونکس کا حلیہ معلوم کر کے اسے پکڑیں گے۔ وہی بتائے گا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔

بل سائکس اور فیگن کو شک ہو چکا تھا۔ فیگن سوچ رہا تھا کہ شاید نینسی، بل سائکس سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہے، کسی اور سے دوستی کرلی ہے۔ چارلی سے کہا کہ اسے ایک پاؤنڈ انعام ملے گا بس نینسی کا پیچھا کرے اور دیکھے وہ کہاں جاتی ہے۔

گزارو۔ نیک زندگی۔ نینسی رونے لگی بہت دیر ہو چکی ہے میں اب برے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتی۔ اب میں جاتی ہوں۔ مجھے کوئی دیکھ نہ لے۔

وہ سب چلے گئے تو چارلی بیٹس جو چھپ کر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا وہاں سے فیگن کے پاس پہنچا اور اسے سب کچھ بتایا۔ وہ گھبرا کر سوچ رہے تھے کہ اب ہمیں پولیس پکڑ لے گی۔ بل سائکس وہاں آیا تو اسے بھی سب کچھ بتا دیا گیا۔ وہ غصے میں گھر گیا۔ موٹے ڈنڈے سے نینسی کو مارنا شروع کیا اور وہ مر گئی۔ چاروں طرف خون بکھرا ہوا تھا۔

بل سائکس کا غصہ کم ہوا تو پریشان تھا۔ اپنے کپڑے صاف کر کے اپنے کتے کے ساتھ گھر سے باہر گیا۔ مگر نینسی کی چیخیں اور آنکھیں مسلسل اس کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ایک گاؤں پہنچا جہاں ایک شخص چیزیں بیچ رہا تھا۔ یہ دیکھو یہ لے لو اس سے ہر دھبا مٹ جائے گا۔ آپ کی ٹوپی پر موجود دھبا بھی۔ بل سائکس نے اس سے ٹوپی چھینی اور وہاں سے بھاگا۔ کتا اس کے ساتھ تھا۔ ڈاکیے سے لندن کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا وہاں ایک قتل ہوا ہے نوجوان لڑکی کا پولیس قاتل کے پیچھے ہے۔ بل سائکس وہاں سے بھی بھاگا۔ پولیس اسے پکڑنے کے لیے وہاں آسکتی تھی۔ کتے کی وجہ سے پہچان لے گی۔ کتے کو پانی میں ڈبونے کی کوشش کی مگر وہ سمجھ گیا اور وہاں سے بھاگ گیا۔ ہاں لندن چلتا ہوں۔ وہاں میری بچت ہو جائے گی۔ لندن کے ہجوم میں گم ہو جاؤں گا یا فیگن کو رقم دے کر ملک سے باہر چلا جاؤں گا۔

دوسری طرف مسٹر براؤن نے مونکس کو پکڑ لیا۔ اسے اس کا اصل نام بتایا اور کہا کہ وہ مختلف الزامات میں اسے پولیس کے حوالے کر سکتے ہیں۔ مگر میں تمہارے باپ کا دوست ہوں تم مجھے سب کچھ بتاؤ گے یا میں تمہیں بتاؤں۔ خیر میں بتاتا ہوں تمہارا باپ میرا دوست تھا۔ تمہاری ماں کا خاندان لالچی اور غرور والا تھا۔ انہوں نے مجبور کیا کہ تمہارا باپ شادی کرے۔ مجبوری میں ایسا کیا۔ مگر تمہاری ماں اس کا نام تھا۔ Agnes Fleming کو ایک اور لڑکی سے محبت ہو گئی۔ Mr. Leeford نے اسے بہت تنگ کیا اور علیحدہ رہنے لگی۔

دونوں شادی کرنے والے تھے مگر چچا کی بہت بڑی دولت چچا کے مرنے کے بعد تمہارے باپ کے حصے میں آئی اور تمہاری ماں کے

چارلس ڈکنز

تمام عظیم ناولز

اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

1	A Christmas Carol	کرسمس کیرل
	A Christmas Carol	کرسمس کیرل (عیدورژن)
2	Oliver Twist	آلیورٹوئسٹ
3	Great Expectations	گریٹ ایکس پیک ٹیشنز
4	David Copperfield	ڈیوڈ کوپر فیلڈ
5	A Tale of Two Cities	آٹیل آف ٹوسٹیز
6	Bleak House	بلیک ہائوس
7	Pickwick Club	پک وک پیپرز
8	Nicholas Nickleby	نکولس نکل بی
9	Little Dorrit	لٹل ڈورٹ
10	Hard times	ہارڈ ٹائمز
11	Old Curiosity Shop	اولڈ کیوریوسٹیز شاپ
12	Dombey and Son	ڈومبے اینڈ سنز
13	Martin Chuzzlewit	مارٹن چازل وٹ
14	Our Mutual Friend	آور میوچل فرینڈز
15	The Mystery of Edwin Drood	مسٹری آف ایڈون ڈروڈ
16	Barnaby Rudge	بارنے بی رج
18	The Chimes	چائمز
19	Cricket on the Hearth	کرکٹ آن دی ہرتھ
20	Haunted Man and the Ghost's Bargain	ہانٹڈ مین اینڈ گھوسٹ بارگین



ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

سید عرفان علی

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com